واعظ الجمعۃ
حضرت لعل شہباز قلندر
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی محمد احتشام قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی، مفتی محمد احتشام قادری

عددِ صفحات: ۱۹

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۵ھ/۲۰۲۴ء

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی

الحمد للہ ربّ العالمین، والصّلاۃُ والسّلامُ علی خاتمِ الأنبیاءِ والمرسَلین، وعلی آلہِ وصحبہِ أجمعین، أمّا بعد: فأعوذُ باللہِ مِن الشّیطانِ الرّجیم، بسم اللہ الرّحمنِ الرّحیم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّھمّ صلِّ وسلِّم وبارِك علی سیِّدِنا ومولانا وحبیبِنا محمّدٍ وعلی آلہِ وصَحبِہِ أجمعین.

باب الاسلام سندھ کی پہچان

برادرانِ اسلام! حضرت مخدوم لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی باب الاسلام سندھ کی پہچان ہیں، آپ نے سندھ (پاکستان) میں کفر وشرک کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو نورِ اسلام سے رُوشناس کرایا، اور انہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کا ڈھنگ سکھایا۔

اسمِ گرامی اور ولادتِ باسعادت

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی کا اسمِ گرامی سیّد محمد عثمان بن سیّد کبیر الدین ہے، قولِ مشہور کے مطابق آپ ۵۳۸ھ / ۱۱۴۳ء کو آذربائیجان (Azerbaijan) کے شہر مَروَند (Marwand) میں پیدا ہوئے۔ "مَروَندی" نسبت اسی شہر کی مناسبت سے حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی کے نام کا حصّہ ہے[1]۔

(۱) "فیضانِ عثمان مَروَندی" ولادت اور سلسلۂ نَسب، ص۵، ملخصاً۔

لعل، شہباز، قلندر، اَلقاب کی وجہِ تسمیہ

سیِّد محمد عثمان مَروَندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے نام کی بنسبت لقب "لعل شہباز قلندر" سے زیادہ مشہور ہیں، لقب "لعل" کی وجہِ تسمیہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یاقوتی رنگ کا لباس زیب تن کرنا، اور چہرے کی رنگت کا لعل کی مانند سرخ ہونا ہے، جبکہ لقب "شہباز" آپ کی ولادتِ باسعادت سے قبل ہی بار گاہِ حُسینیت سے عطا ہوا، جیسا کہ منقول ہے کہ ایک رات آپ کے والدِ گرامی حضرت سیِّد کبیر الدین بن سیِّد شمس الدین رحمۃ اللہ علیہما خواب میں امامِ عالی مقام سیِّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرّف ہوئے، سیِّدنا امام حسین نے فرمایا کہ "ہم تمہیں وہ باز عطا کرتے ہیں جو ہمیں ہمارے نانا جان رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عطا ہوا ہے" اس بشارت کے بعد حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ہوئی، اور بعد اَزاں آپ ولایت کے اعلیٰ مَراتب پر فائز ہوئے[(۱)]۔

جہاں تک لقب "قلندر" کی بات ہے، تو اس کی وجہ ِ تسمیہ "سلسلۂ قلندریہ" سے آپ کا تعلق ہے[(۲)]۔ البتہ "تذکرۃ الاَنساب" اور "تذکرہ اولیائے سندھ" میں مذکور ہے کہ یہ لقب (لعل شہباز قلندر) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آپ کے مُرشِد نے عطا کیا تھا"[(۳)]۔ نیز اس سلسلے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ "قلندر کا لقب

---

(۱) دیکھیے: "سیرت حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ " حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بچپن کے حالات، والدِ محترم کو بشارت، ص۱۶، ۱۷، ملخصاً۔

(۲) "فیضانِ عثمان مَروَندی "قلندر کہنے کی وجہ، ص۸، ملخصاً۔

(۳) "تذکرۃ الاَنساب" حضرت سیِّد عثمان لعل شہباز قلندر سیوہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص۱۸۶، ملخصاً۔ و "تذکرہ اَولیائے سندھ" ۳۶-حضرت مخدوم لعل شہباز قلندر سیوستانی، نام ونسَب، ص۱۹۹۔

آپ کو اس لیے ملا، کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام نفسانی خواہشات اور لذّات کو چھوڑ کر اپنی زندگی عبادتِ الٰہی میں گزار دی"[1]۔

والدَین کریمین

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ ماجد سیّد کبیر الدین[2] اپنے وقت کے مشہور عالمِ دین اور اللہ عزوجل کے ولی تھے، شرعی اَحکام کی پابندی فرماتے تھے، اور اپنا زیادہ تر وقت عبادتِ الٰہی میں صَرف کیا کرتے تھے[3]۔

حضرت سیّد عثمان مَروَندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (لعل شہباز قلندر) کی والدہ ماجدہ، حاکمِ مَروَند سیّد سلطان شاہ کی بیٹی تھیں، آپ بڑی نیک اور عبادت گزار خاتون تھیں، طبیعت میں درویشی اور قناعت بے انتہاء تھی[4]۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ رات کی تاریکی میں بیٹھ کر رویا کرتیں، اور فرماتیں کہ "اللہ عزوجل کے خوف سے رونے والا دوزخ میں نہ جائے گا"[5]۔

---

(۱) دیکھیے: "سیرت حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" اَلقاب، قلندر، ص۲۲۔

(۲) بعض سیرت نگاروں نے حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ گرامی کا نام حضرت مولانا سیّد ابراہیم کبیر الدین بھی نقل کیا ہے۔ [دیکھیے: "سیرت حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بچپن کے حالات، والد ماجد، ص۱۵]

(۳) "فیضانِ عثمان مَروَندی" والد ماجد، ص۶، ملخصاً۔

(۴) دیکھیے: "سیرت حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بچپن کے حالات، والدہ ماجدہ، ص۱۶۔

(۵) ایضاً۔

والدِ گرامی کو فرزندِ صالح کی بشارت

کتبِ سیرت میں مذکور ہے کہ "ایک بار حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد سیّد کبیر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی، تو آپ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! آپ اللہ تعالی کی بارگاہِ اقدس میں میرے لیے دعا فرمائیں، کہ وہ مجھے نیک اور صالح فرزند سے نوازے، اس پر حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "اللہ تعالی تمہیں ایک فرزندِ صالح سے نوازے گا، لیکن میری ایک بات یاد رکھنا! کہ جب اُس کی ولادت ہو تو اس کا نام عثمان رکھنا، اور جب اُس کی عمر ۳۸۴ دن ہو جائے، تو اُسے لے کر مدینہ منوّرہ میں حاضری دینا، اور بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرنے کے بعد حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر حاضری دینا، اور انہیں سلام عرض کرنا"۔ لہذا کہا جاتا ہے کہ جب لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ہوئی، تو آپ کے والدِ گرامی نے آپ کا اسمِ گرامی عثمان رکھا، اور جب آپ ۳۸۴ دن کے ہوئے، تو آپ کو ساتھ لے کر مدینہ منوّرہ کا رختِ سفر باندھا، پہلے روضۂ انور پر حاضری دے کر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کیا، اور پھر "جنّت البقیع" میں حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ پُرانوار پر سلام کی غرض سے حاضر ہوئے"[1]۔

شجرۂ نسب

حضرت مخدوم لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے عالی نسب تھے، آپ کے سلسلۂ نسب میں مؤرِّخین کا اختلاف ہے، البتہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ

---

(۱) "سیرت حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بچپن کے حالات، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خواب میں آنا، ص۲۰، ۲۱۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلۂ نَسَب سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے، آپ کا سلسلۂ نَسَب کچھ یوں ہے: سیّد عثمان ابن سیّد کبیر ابن سیّد شمس الدین ابن سیّد نور شاہ ابن سیّد محمود شاہ ابن سیّد احمد شاہ ابن سیّد ہادی ابن سیّد مہدی ابن سیّد منتخب ابن سیّد غالب ابن سیّد منصور ابن سیّد اسماعیل ابن سیّدنا امام محمد ابن سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم[1]۔

جبکہ "تذکرۃ الاَنساب" میں "سلسلۃ السادات" کے حوالے سے حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلۂ نَسَب یوں مذکور ہے: لعل شہباز قلندر ابن سیّد عثمان ابن سیّد حسن کبیر الدین ابن سیّد شمس الدین ابن سیّد صلاح الدین ابن سیّد شاہ ابن سیّد خالد ابن سیّد محبّ ابن سیّد مشتاق ابن سیّد نور الدین ابن سیّد اسماعیل ابن سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم[2]۔

ابتدائی تعلیم

حضرت سیّدنا عثمان مَروَندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے والدِ گرامی سے پائی، بعد ازاں آپ کو گاؤں کی قریبی مسجد میں بھیجا گیا، اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو غیر معمولی قوّتِ حافظہ سے نوازا تھا، جلد ہی آپ نے قرآنِ پاک پڑھنے کے ساتھ ساتھ ابتدائی دینی مسائل بھی سیکھ لیے، چھ ٦ برس کی عمر تک دین کے چیدہ چیدہ مسائل اور نماز، روزہ اور طہارت کے بارے میں

(۱) "تذکرہ اَولیائے سندھ" ۳٦- حضرت مخدوم لعل شہباز قلندر سیوستانی، نام ونَسَب، ص۱۹۹۔ بحوالہ "لُب تاریخِ سندھ" قلمی نسخہ (مملوکہ سندھی ادبی بورڈ)، ص۷۔

(۲) "تذکرۃ الاَنساب" حضرت سیّد عثمان لعل شہباز قلندر سیوہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص۱۸۵۔

ضروری مسائل سے آپ کو مکمل طور پر آگاہی حاصل ہو چکی تھی۔ سات ۷ سال کی عمر میں قرآنِ مجید حفظ کرنے کی بھی سعادت پائی، اس کے بعد دیگر علومِ دینیہ کی تحصیل میں مصروف ہو گئے، اور بہت جلد مُروّجہ عُلوم وفُنون کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی زبانوں میں بھی مہارت حاصل کرلی"[(۱)]۔

بیعت واِجازت

حضرت سیّدنا عثمان مَروَندی المعروف حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کن کے مرید وخلیفہ تھے؟ اس بارے میں دو ۲ مختلف روایتیں ہیں: **ایک** یہ کہ "آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حضرت سیّدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اَولاد سے ایک بزرگ حضرت سیّدنا شیخ ابو اسحاق سیّد ابراہیم قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دستِ اَقدس پر بیعت ہوئے، اور تقریباً ایک سال تک پیر ومرشد کے زیرِ سایہ سُلوک کی منزلیں طے فرماتے رہے، پھر پیر ومرشد حضرت سیّدنا ابراہیم قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نظرِ ولایت نے جب اس بات کا مُشاہدہ کیا، کہ یہ (حضرت لعل شہباز قلندر) اب مریدِ کامل بن کر طریقت کی اعلیٰ منزلیں طے کر چکے ہیں، تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خرقۂ خلافت واجازت سے نوازا، اور خدمتِ دین کے لیے راہِ خدا میں سفر کی ہدایت فرمائی"[(۲)]۔ جبکہ اس سلسلے میں **دوسری** روایت یہ ہے کہ "حضرت لعل شہباز

---

(۱) دیکھیے: "فیضانِ عثمان مَروَندی" حفظِ قرآن اور مسائلِ دینیہ، ص۱۱، بحوالہ "اللہ کے خاص بندے" ص۵۲۵، ملخصاً۔

(۲) "تذکرہ اَولیائے سندھ" حضرت مخدوم لعل شہباز قلندر سیوستانی، بیعت، ص۲۰۰، ملخصاً۔ و"فیضانِ عثمان مَروَندی" بیعت وخلافت، ص۱۴، ۱۵، بحوالہ "شانِ قلندر" ص۲۷، ملخصاً۔

قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مرید و خلیفہ تھے[1]۔

شاعری سے لگاؤ

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو شاعری سے بھی لگاؤ تھا، آپ خود بھی اَشعار کہتے تھے، "تذکرہ اَولیائے سندھ" میں "مَقالات الشعراء" کے حوالے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ایک غزل مَوجود ہے، جو کہ فارسی زبان میں ہے[2]۔

درس و تدریس

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ زبردست عالِمِ دین تھے، لِسانیات اور صَرف و نَحو میں آپ کو یدِ طُولیٰ (عبور) حاصل تھا، فارسی اور عربی پر کامل دسترس رکھتے تھے، نیز آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ "مدرسہ بہاؤ الدین" (ملتان، پاکستان) میں فارسی اور عربی میں تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے رہے، آپ نے "سیہوَن شریف" میں "مدرسہ فقہ الاسلام" کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کیا، یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دَور میں اس جیسا عالی شان مدرسہ پورے سندھ میں نہیں تھا، تِشنگانِ علم دُور دراز سے علم کی پیاس بجھانے "سیہوَن شریف" (سندھ) آیا کرتے، یہاں تک کہ اسکندریہ (مصر) جیسے دُور دراز علاقے سے بھی طلبہ اس مدرسہ میں تحصیلِ علم کے لیے حاضر ہوا کرتے، یہ وہ دَور تھا کہ سیہوَن (باب الاسلام سندھ) علم و علماء کا مرکز تھا، اور حضرت لعل شہباز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

---

(۱) "تذکرۃ الاَنساب" حضرت سیّد عثمان لعل شہباز قلندر سیوہانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ص۱۸۶۔ و"خزینۃ الاصفیاء" حضرت لعل شہباز قلندر سندھی سوہانی، ۴/۷۹۔

(۲) دیکھیے: "تذکرہ اَولیائے سندھ" حضرت مخدوم لعل شہباز قلندر سیوستانی، شاعری، ص۲۰۴۔

علماء کی اس کہکشاں میں مثلِ آفتاب تھے"[1]۔

سیر وسیاحت

حضرت سیّد عثمان مَروَندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (لعل شہباز قلندر) تعلیم سے فراغت پانے کے بعد ایک طویل عرصہ تک سیر وسیاحت فرماتے رہے، اس دَوران آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے متعدّد اَولیائے کرام سے ملاقات کا شرف پایا، اور بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری دی، اس سلسلے میں حضرت سیّدنا امام رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (مَشہد شریف، ایران)، سیّدنا امام ابو حنیفہ (بغداد، عراق) اور پھر سیّدنا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی (بغداد، عراق) پر حاضری دی، اور کئی روز تک مزارِ شریف کے قریب مُراقبہ میں مصروف رہے، اسی دَوران سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خواب میں زیارت ہوئی، کیا دیکھتے ہیں کہ سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا: "عثمان تم ہمارے قلندر ہو! تمہارا کام ہو چکا ہے، اب یہاں سے مکّہ مکرّمہ جاؤ، اور بیت اللہ کی قُربت کا شرف پاؤ" بیدار ہوئے تو دل میں ایک عجیب قلندرانہ کیفیت پیدا ہو چکی تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جلد رختِ سفر باندھا، اور ادائیگیٔ حج کی غرض سے مکّہ مکرّمہ کی طرف روانہ ہو گئے[2]۔

بعد ازاں حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ہندوستان میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری[3] اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہما کے مزارات پر

---

(۱) دیکھیے: "تذکرہ اَولیائے سندھ" حضرت مخدوم لعل شہباز قلندر سیوستانی، علم وفضل، ص۲۰۳، ملخصاً۔
و"فیضانِ عثمان مَروَندی" علمی مقام اور تدریس، ص۲۷، ۲۸، بحوالہ "اللہ کے خاص بندے" ص۵۳۱۔
(۲) "سیرت حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ" سیر وسیاحت، ص۸۳، ۸۴، ملخصاً۔
(۳) ایضاً، اجمیر شریف میں قیام، ص۸۸، ۸۹، ملخصاً۔

بھی حاضری دی، جہاں خوب رُوحانی فُیوض وبرکات سے نوازے گئے[1]۔

حضرت بُوعلی قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے اکتسابِ فیض

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی درگاہ سے باطنی اشارہ ملا، کہ اب آپ کرنال (ہندوستان) میں حضرت بُوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے فیض حاصل کریں، لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دہلی سے روانہ ہوکر "پانی پت" (ہندوستان) تشریف لے آئے، اور ایک مدّت تک حضرت بُوعلی قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضر رہے، جہاں انہوں نے خصوصی توجہ اور نگاہِ کرم سے نوازا، اس دَوران راہِ سُلوک کی منازل طے کیں، اور عبادت وریاضت میں مصروف رہے[2]۔

رُوحانی تربیت مکمل ہونے کے بعد حضرت بُوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: "ہند میں (پہلے ہی) تین سو ۳۰۰ قلندر ہیں، (لہذا) بہتر ہے کہ آپ پھر سندھ واپس تشریف لے جائیں" اسی اشارہ (اور مشورہ) کے مطابق انہوں (حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) نے سیوستان (سیہون شریف) میں آکراِقامت اختیار کرنامناسب سمجھا"[3]۔

سیہوَن شریف میں سُکونت اور دینی خدمات

حسبِ ارشاد حضرت سیِّدنا عثمان مَروَندی (لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) سندھ تشریف لے آئے، اور "سیہوَن شریف" میں مستقل سُکونت اختیار فرمائی، اور یہیں سے رُشد وہدایت کا سلسلہ شروع کیا۔ جس وقت حضرت سیّدنا لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

---

(۱) ایضاً، حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزار پر حاضری، ص۸۹، ملخصاً۔

(۲) ایضاً، حضرت بُوعلی قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے اکتسابِ فیض، ص۸۹، ۹۰، ملخصاً۔

(۳) "تحفۃ الکرام" باب ۱۵، شیخ عثمان مَروَندی، ص۴۲۹۔ و"تذکرہ اَولیائے سندھ" حضرت مخدوم لعل شہباز قلندر سیوستانی، سندھ میں تشریف آوری، ص۲۰۲، ملخصاً۔

سیہوَن شریف (سندھ) میں تشریف لائے، اُس وقت یہ علاقہ بُت پرستی اور کفر والحاد کا مرکز بنا ہوا تھا، زندگی کے ہر شعبے میں بے راہ رَوِی تھی، جُوا، شراب نوشی اور دیگر مُعاشرتی برائیاں عام تھیں، جگہ جگہ عصمت فروشی (زنا کاری) کے اڈّے قائم تھے، حضرت قلندر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اس ظلمت کدے میں اسلام کی شمع رَوشن کی، اور لوگوں کو اسلام کے پاکیزہ اُصول اور طرزِ زندگی سے رُوشناس کرایا، اسلام کی دعوت دی اور تمام برائیوں اور بدکاریوں سے دُور رہنے کی تلقین فرمائی، شروع شروع میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بڑی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، لیکن بعدازاں لوگ آپ کی دعوتِ اسلام قبول کرنے لگے، اور دیکھتے ہی دیکھتے برائی کی جگہ نیکی نے لے لی، لوگوں نے فحاشی وبدکاری سے کنارہ کشی اختیار کرلی، گناہوں اور برائیوں کے اڈّے ویران وسنسان ہو گئے[1]۔

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا تبلیغی سلسلہ صرف سیہوَن شریف تک محدود نہیں تھا، بلکہ آپ نے دعوت وتبلیغ کے اس سلسلے کو سندھ بھر میں پھیلایا، اور سندھ (پاکستان) کے کونے کونے میں اسلام کی شمع رَوشن کی[2]۔

حضرت لعل شہباز قلندر کا مَسلک اور مُعاصرین

حضرت سیّدنا لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ باعتبارِ مسلک صحیح العقیدہ سُنّی اور سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو کار (Follower) تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ زندگی بھر اہلِ سنّت کے جلیل القدر علمائے کرام اور صوفیائے عِظام کی صحبتوں سے فیضیاب ہوتے رہے، اور راہِ خدا میں ان کے ہمسفر بنے۔ اس سلسلے میں حضرت

---

(۱) "سیرت حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ" رُشد وہدایت، ص۱۰۷، ملخصاً۔

(۲) ایضاً۔

بابا فرید الدین گنج شکر، حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی، حضرت مخدوم جہانیاں جلال الدین بخاری، اور حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہم کے اسمائے گرامی خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں[1]۔

حضرت مخدوم لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک شعر میں اپنا عقیدہ یوں بیان کیا: ؏

عثمان چو شد غلام نبی وچہار یار

امیدش از مَکارم عربی محمد است!

"عثمان مَروَندی (لعل شہباز قلندر) جب حضور نبیِّ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اور ان کے چاروں یار (یعنی خلفائے راشدین) کا غلام ہو گیا ہے، تو اُسے مَکارمِ رسول (حضور نبیِّ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے اَخلاقِ کریمہ سے) اُمیدِ واثق اور یقین ہے (کہ وہ میری بخشش و مغفرت کا وسیلہ بنیں گے، اور مجھے بے یار و مدد گار نہیں چھوڑیں گے!)"[2]

قلندر کسے کہتے ہیں؟

نہایت بدقسمتی سے کہنا پڑتا ہے کہ آج کل بعض لوگ خلافِ شریعت اُمور کا اِرتکاب کرتے ہیں، عورتوں کی طرح لمبے لمبے بال رکھتے ہیں، ہاتھ پاؤں میں لوہے کے کَڑے پہنتے ہیں، داڑھی منڈاتے اور لمبی لمبی موچھیں رکھتے ہیں، اور اپنے

---

(۱) "سیرت حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ" ہمسفرانِ شہباز قلندر، ص۳۵، ملخصاً۔ و"تذکرہ اولیائے سندھ" حضرت مخدوم لعل شہباز قلندر سَیوستانی، سیاحت، ص۲۰۰، ۲۰۱، ملخصاً۔ و"فیضانِ عثمان مَروَندی" ہمعصر و ہمسفر، ص۱۶۔

(۲) "فیضانِ عثمان مَروندی" حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سُنّی تھے، ص۱۳، ۱۴، بحوالہ "اللہ کے خاص بندے" ص۵۲، ملخصاً۔

اس عمل کو قلندری لائن گردانتے ہیں، جو کہ سراسر بہتان، اِفتراء اور جھوٹ ہے؛ کیونکہ قلندر اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اَحکامِ شریعت کا پابند ہو، اور یہ لفظ **"صُوفی"** کا ہم معنی ہے، اس سلسلے میں چند اقوال حسبِ ذیل ہیں:

(۱) سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "قلندر وہ ہے جو خلائقِ زمانہ سے ظاہری اور باطنی تجربہ حاصل کر چکا ہو، اور شریعت وطریقت کا پابند ہو"(۱)۔

(۲) شاہ نعمت اللہ ولی اپنے "رسالۂ قلندریہ" میں لکھتے ہیں کہ "صُوفی جب اپنے مقصدِ حقیقی کو پالیتا ہے تو قلندر بن جاتا ہے"(۲)۔

(۳) خلیفۂ مفتی اعظم، علّامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "قلندر فانی فی اللہ، باقی باللہ قسم کے ولیٔ کامل کا نام ہے، لیکن افسوس کہ آج کل تو جو بھی صَوم وصلاۃ (روزہ ونماز) سے عاری ہو وہی قلندر (ہونے کا دعویدار) ہے، یہ بھی ایک جہالت وحَماقت ہے"(۳)۔

مزید فرماتے ہیں کہ "ہمارے دَور میں لفظ "قلندر" بدنام ہو چکا ہے، جبکہ یہ ایسا مقدّس نام ہے کہ معمولی سالِک کی وہاں تک رَسائی تو کیا، وہ اُس کی خوشبو سے بھی محروم ہے"(۴)۔

---

(۱) دیکھیے: "نفحات العنبریہ مِن اَنفاس القلندریہ" مقدّمہ، ص۱۱۔ و"قلندر کی شرعی تحقیق" شرعی معنی، ص۲۔

(۲) دیکھیے: "نفحات العنبریہ من انفاس القلندریہ" مقدّمہ، ص۱۳۔ و"قلندر کی شرعی تحقیق" شرعی معنی، ص۲۔

(۳) "قلندر کی شرعی تحقیق" خلاصۂ کلام، ص۴۔

(۴) ایضاً۔

کیا دنیا میں صرف ڈھائی قلندر ہیں؟

دنیا میں صرف ڈھائی قلندر ہیں، یہ بات بہت مشہور ہے، جبکہ اس کی کوئی اصل نہیں، اس بارے میں خلیفۂ مفتی اعظم ہند، علاّمہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "یہ بات محض اَفسانہ معلوم ہوتی ہے کہ دنیا میں کُل اڑھائی قلندر ہیں، اور یہ بھی مُبالغہ ہے کہ قلندر غوثِ اعظم سے بڑھ کر ہوتا ہے، ہر فانی فی اللہ اور باقی باللہ ولیٔ کامل قلندر ہے، جیسا کہ فقیر نے (اپنی کتاب "قلندر کی شرعی تحقیق" میں) چند کاملین کے اسمائے گرامی عرض بھی کیے، چند ایک اَور ملاحظہ ہوں: (۱) حضرت ابو الحسن خَرقانی (۲) حضرت ابو سعید (۳) حضرت ابو اسماعیل (۴) حضرت بایزید بسطامی (۵) حضرت ابوعبداللہ (۶) حضرت امام ابوالقاسم (۷) حضرت ابوعثمان نیشاپوری (۸) حضرت ابو منصور اَصفہانی (۹) حضرت محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم۔ ہاں خصوصیت سے یہ لقب واِصطلاح حضرت عبدالعزیز مکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو حضور سرورِ عالَم سے عطا ہوا تھا[۱]۔

جبکہ "برِّصغیر میں حضرت شیخ شرف الدین بُوعلی قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو یہ لقب عطا ہوا، پھر اس لقب سے شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ نوازے گئے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ "پانی پت" میں حضرت شاہ بُوعلی قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک عرصہ تک مقیم رہے اور خوب استفادہ کیا"[۲]۔

حضرت لعل شہباز قلندر کے وزیر

حضرت سیّدنا علی سر مَست رحمۃ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدنا لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ کے محبوب مرید و خلیفہ تھے، جب حضرت لعل شہباز قلندر نے سندھ (پاکستان) کو شرف

---

(۱) "قلندر کی شرعی تحقیق" قصّہ اڑھائی قلندر کا، ص۲۱، بحوالہ "سوانحِ شہباز" ص۱۹۱۔

(۲) ایضاً۔

بخشا، تو حضرت علی سر مَست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی بغداد سے آپ کے ہمراہ تشریف لائے، قلندر پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد آپ کے مریدوں نے حضرت علی سر مست قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت کی، آپ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وزیر مشہور تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر مبارک درگاہِ قلندر میں ایک چھوٹے گنبد کے نیچے ہے[1]۔

چند مشہور کرامات

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحبِ کرامت بزرگ تھے، آپ کی چند کرامات حسبِ ذیل ہیں:

(۱) ایک بار سیہوَن شریف اور اس کے اِردگرد کے علاقوں میں شدید قحط پڑا، یہاں تک کہ کھانے کی کوئی چیز دُور دُور تک دکھائی نہ دیتی تھی، نہریں خشک ہو گئیں، کنوئیں سوکھ گئے، پانی کا ملنا دشوار ہو گیا، قحط کی وجہ سے اس قدر خوفناک صورت حال ہوگئی کہ زندہ بچنے کی کوئی اُمید دکھائی نہ دیتی تھی۔ آخر کار اہلِ علاقہ اکٹھے ہو کر آپ (حضرت قلندر پاک) کی خانقاہ کے گرد جمع ہوئے اور فریاد کرنے لگے، حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اَمر بالمعروف اور نَہی عن المنکَر (نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا) کا فریضہ سر انجام دیتے ہوئے فرمایا: "تم سب لوگ اللہ تعالی کی بارگاہ میں گناہوں سے سچی توبہ کرو، اور میرے ساتھ دعا مانگو، لوگوں نے فوراً اللہ عزّوجلّ کی بارگاہِ عالی میں اپنے گناہوں کی مُعافی مانگی اور توبہ استغفار کرنے لگے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

---

(۱) "سیرت حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال، سیّد علی سرمست، ص۱۴۲، ملخصاً۔

اللہ ربّ العالمین کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ دراز کر دیے، اور بارش اور خوشحالی کی دعا کی۔ کہا جاتا ہے کہ ابھی حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دعا مانگ کر اپنے حجرہ مبارکہ میں داخل بھی نہ ہونے پائے تھے، کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبولیت سے مُشرّف فرمایا، اور رحمت کی بُوندیں برسنیں لگیں۔ اللہ عزّوجلّ کے فضل وکرم اور حضرت سیّدنا لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی قبولیتِ دعا کی خوشی میں لوگوں نے کھانے پکا کر غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کیے"[1]۔

(۲) ایک بار کا ذکر ہے کہ گرمیوں کے دن تھے، سورج پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا، اور حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنی خانقاہ کے صحن میں وضو فرما رہے تھے، ایک عقیدتمند نے دھوپ کی تپش کو دیکھتے ہوئے عرض کی: حضور! ہم اس جگہ پر ایک سایہ دار درخت لگائیں گے؛ تاکہ آنے والے اُس کے سائے میں آرام پائیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے وضو سے فراغت کے بعد ایک مرید کو اپنی مسواک دیتے ہوئے فرمایا: "اسے یہاں زمین میں گاڑ دو" حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مسواک زمین میں گاڑ دی گئی، اگلے ہی دن اُس مسواک میں ہری ہری شاخیں نمودار ہوگئیں، اور چند دنوں میں دیکھتے ہی دیکھتے یہ چھوٹی سی مسواک ایک تن آوَر سایہ دار درخت بن گئی"[2]۔

---

(۱) "فیضانِ عثمان مَروَندی" بارانِ رحمت کا نُزول، ص۲۹، ۳۰، بحوالہ "شانِ قلندر" ص۳۱۱۔

(۲) "فیضانِ عثمان مَروَندی" مسواک سایہ دار درخت بن گئی، ص۳۳، بحوالہ "شانِ قلندر" ص۳۱۳۔

وصال شریف سے قبل آخری کلمات

حضرت مخدوم لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وقتِ وصال آیا، تو اللہ ورسول اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے، زبانِ مبارکہ سے یہ مبارک کلمات ادا فرمائے: "میرا کوئی ساتھی نہیں، میرا عمل میرا ساتھ کیا دے گا؟ میرا سب سے بڑا سہارا تو اللہ کی ذاتِ بابرکات ہے، میرے ساتھی اللہ رب العالمین کے محبوب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم ہیں"[1]۔

وصال شریف

حضرت سیّدنا مخدوم لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وصال شریف[2] ۲۱ شعبان المعظم ۶۷۳ھ/ ۱۹ فروری ۱۲۷۵ء کو "سیہوَن شریف" (سندھ، پاکستان) میں ہوا، اور وہیں تدفین ہوئی[3]۔

مزارِ پُرانوار کی تعمیر

بعد اَزاں حضرت قلندر پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا عالی شان مزار تعمیر کیا گیا، مزار شریف کی تعمیر سب سے پہلے سلطان فیروز شاہ تُغلق کے زمانے میں، ملک رُکن الدین

---

(۱) "فیضانِ عثمان مَروَندی" آخری کلمات، ص۳۵، بحوالہ "شانِ قلندر" ص۳۲۲۔

(۲) حضرت سائیں لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سنِ وصال میں اختلاف ہے، متعدّد کتب میں ۶۷۳ھ مذکور ہے، جبکہ "خزینۃ الاصفیاء" اور "تذکرۃ الاَنساب" میں ۷۲۴ھ مذکور ہے۔ [دیکھیے: "خزینۃ الاصفیاء" حضرت لعل شہباز قلندر سندھی سوہانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، وفات، ۴/۸۰۔ و"تذکرۃ الاَنساب" حضرت سیّد عثمان لعل شہباز قلندر سوہانی قدّس سرّہ، ص۱۸۶]۔

(۳) دیکھیے: "تذکرہ اولیائے سندھ" حضرت مخدوم لعل شہباز قلندر سیوستانی، وفات، ص۲۰۴، ملخصاً۔ و"فیضانِ عثمان مَروَندی" وفاتِ حسرت آیات، ص۳۶۔

عُرف اختیار الدین والیٔ سیوستان (سیہوَن شریف کا پرانا نام) نے کروائی، پھر وقتاً فوقتاً سرزمینِ ہند پر حکمرانی کرنے والے مختلف سلاطین واُمَراء مزارِ پُر انوار پر حاضر ہوتے رہے، اور اس کی تَزئین وآرائش میں اضافہ کرکے دین ودنیا کی سعادتیں پاتے رہے، اس سلسلے میں "تَرخانی خاندان" کے آخری بادشاہ مرزا جانی بیگ، اوراس کے بیٹے مرزاغازی بیگ کا نام خاص طَور پر قابلِ ذکر ہے[1]۔

حضرت سیّدنا مخدوم لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مزارِ پُر انوار آج بھی مرجعِ خلائق ہے، متلاشیانِ حق ومعرفت دُور دراز علاقوں اور شہروں سے سینکڑوں میل کی مسافت طے کرکے، نہایت عقیدت واحترام سے مزارِ پُرانوار پر حاضری دیتے ہیں، اور مَن کی مُرادیں پاتے ہیں۔

مزار شریف کے اِحاطے میں غیر شرعی اُمور کا ارتکاب

حضرت سیّدنا مخدوم لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزارِ پُرانوار پر عملاً رافضی شیعوں کا قبضہ ہے، جہاں ان کے زیرِ انتظام دھمال کے نام پر مرد وخواتین ایک ساتھ رقص کرتے ہیں، عورتیں بے پردہ ہوکر اور اپنے بال ہوا میں لہرا کر ناچتی ہیں، مشروب کے طَور پر زائرین کو بھنگ پلائی جاتی ہے، مزار شریف کے اِردگرد طفوائیں منڈلاتی، اور اپنی طرف متوجّہ کرتی نظر آتی ہیں، صُوفیانہ کلام کے نام پر میوزیکل آلات (Musical Instruments) پر مبنی گانے بجائے جاتے ہیں، اور پھر آخر میں "وجد" اور "دَمادَم مست قلندر" کے نام پر نوجوان لڑکے لڑکیاں موقع سے فائدہ

---

(۱) دیکھیے: "تذکرہ اَولیائے سندھ" ۳۶- حضرت مخدوم لعل شہباز قلندر سیوستانی، روضہ کی تعمیر، صـ۲۰۴، ۲۰۵۔

اٹھاتے ہوئے باہم بیہودہ حرکتوں کا وہ تبادلہ کرتے ہیں کہ خدا کی پناہ!۔

واضح رہے کہ صاحبِ مزار اور اہلِ سنّت و جماعت اس سے بَری ہیں؛ کیونکہ ان غیر شرعی اُمور کا صُوفیائے کرام کی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں، اور نہ ہی انہیں صُوفیائے کرام سے منسوب کرنا شرعاً دُرست ہے، اور اگر بالفرض کسی بزرگ سے حالتِ جَذب میں ایسا کوئی عمل سرزد ہوا بھی ہو، تو اُسے دلیل نہیں بنایا جاسکتا؛ کیونکہ اس وقت وہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں ہوتے، اور دائرۂ عقل سے باہر نکل چکے ہوتے ہیں، جبکہ آجکل جو لوگ میوزک (Music) کی تھاپ پر ناچ رہے ہوتے ہیں، وہ پورے ہوش و حواس میں ہوتے ہیں، اپنے گرد و پیش سے باخبر ہوتے ہیں، لہٰذا اُن کا یہ غیر شرعی فعل کسی طَور پر دُرست قرار نہیں دیا جاسکتا، اَیسوں کو چاہیے کہ اپنے اس غیر شرعی فعل سے باز آئیں اور توبہ کریں!۔

نیز حکومتِ وقت کو چاہیے کہ بزرگانِ دین کے مزارات پر ہونے والے تمام غیر شرعی اُمور اور خُرافات کا سدِّباب کریں، اور جن مزارات پر رافضی شیعہ حضرات قابض ہیں، وہاں سے اُن کا قبضہ ختم کروائیں، اور اُن مزارات کو اولیائے کرام کے حقیقی وُرثاء یعنی اہلِ سنّت و جماعت کے حوالے کریں؛ تاکہ ان مزارات اور درگاہوں کو بے حُرمتی سے بچایا جاسکے، اور انہیں اسلامی تصوُّف کی صحیح تعلیمات کا مظہر اور مرکز بنایا جاسکے!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں حضرت سیّدنا لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ سمیت تمام بزرگانِ دین کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما، ان کی تعلیمات پر عمل کی سوچ عنایت فرما، ان کے مشن (Mission) کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرما، صراطِ مستقیم سے بھٹکے

ہوئے لوگوں کی رہنمائی کا جذبہ عطا فرما، اور اُن سے منسوب غیر شرعی اُمور کے ارتکاب سے بچا، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.